زمین ٹھیکے پر دینے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3156

تاریخ اجراء: 03 ربیع الثانی 1446ھ / 07 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا رقم کے بدلے زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! رقم کے بدلے زمین ٹھیکے پر لینا و دینا شرعا جائز ہے جبکہ اس کی شرائط کا لحاظ رکھا جائے مثلا اجارے کی مدت اور اجرت کی مقدار متعین ہو اور یہ بیان کر دیا جائے کہ اُس میں کیا چیز بوئی جائے گی یا کاشتکار سے یہ کہہ دے کہ جو تو چاہے بو لیا کر۔

اس طرح ٹھیکے پر زمین لینے کا جواز احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: ”عن رافع بن خديج، قال: حدثني عماي، أنهم كانوا يكرون الأرض على عهد النبي صلى الله عليه وسلم بما ينبت على الأربعاء أو شيء يستثنيه صاحب الأرض «فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك»، فقلت لرافع: فكيف هي بالدينار والدرهم؟ فقال رافع: «ليس بها بأس بالدينار والدرهم»“ ترجمہ: رافع بن خدیج سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے میرے چچاؤں نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کو کرائے پر دیتے تھے، اس کے بدلے میں جو نہروں کے کنارے پر اُگے گا یا کسی چیز کے بدلے میں جسے زمین کا مالک اپنے لیے مستثنی کر لے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ میں نے رافع سے کہا یہ معاملہ درہم و دینار کے ساتھ کرنا کیسا ہے؟ تو رافع نے کہا کہ دینار و درہم کے ساتھ یہ معاملہ کرنے میں حرج نہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب کراء الارض بالذھب والفضۃ، ص 422، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی میں ہے:"وقال ابن عباس: إن أمثل ما أنتم صانعون: أن تستأجروا الأرض البيضاء، من السنة إلى السنة" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو تم کرتے ہو اس میں سے سب سے بہتر یہ ہے کہ تم خالی زمین کو سال سے سال تک کرائے پر لے لیتے ہو۔(صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب کراء الارض بالذھب والفضة، ص422، دار الکتب العلمیة، بیروت)

علامہ بدر الدین عینی ابو محمد محمود بن احمد عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں:"ان کراء الارض بالذهب والفضة غير منهى عنه، وانما النهى الذى ورد عن كراء الارض فيما اذا اكريت بشىء مجهول، وهذا هو الذى ذهب اليه الجمهور۔۔۔وفي (مصنف) ابن أبي شيبة حكى جواز ذلك عن سعد بن أبي وقاص، وسعيد بن المسيب وابن جبير وسالم وعروة ومحمد بن مسلم وإبراهيم وأبي جعفر محمد بن علي بن الحسين، وحكي جواز ذلك عن رافع مرفوعا. وفي حديث سعيد بن زيد: وأمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن نكريها بالذهب والورق، وقال ابن المنذر: أجمع الصحابة على جوازه، وقال ابن بطال: قد ثبت عن رافع مرفوعا أن كراء الأرض بالنقدين جائز" ترجمہ: زمین کا کرایہ سونے اور چاندی سے لینا ممنوع نہیں۔ زمین کو کرائے پر دینے کے حوالے سے جو ممانعت ہے وہ اس بارے میں ہے کہ جب اسے کسی مجہول شے کے عوض کرائے پر دیا جائے۔ یہ وہی مذہب ہے جس کی طرف جمہور گئے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص، سعید بن مسیب، ابن جبیر، سالم، عروہ، محمد بن مسلم، ابراہیم، امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رضوان اللہ علیہم سے اس کا جواز نقل کیا ہے، جبکہ رافع سے مرفوعاً اس کا جواز روایت کیا ہے۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم زمین سونے اور چاندی (درہم و دینار) کے عوض کرائے پر دیں۔ ابن منذر نے کہا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس کے جواز پر اجماع ہے، ابن بطال نے کہا کہ رافع سے مرفوعاً ثابت ہے کہ زمین کو درہم و دینار کے عوض کرائے پر دینا جائز ہے۔(عمدۃ القاری، باب کراء الارض بالذھب والفضة، ج12، ص258، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"زراعت کے لئے جیسا ایک کھیت کا اجارہ پر دینا جائز، یوں ہی سارے گاؤں کا۔۔۔ گاؤں میں چوپال اور مکان سکونت اور افتادہ زمینیں اور کاشت سے خالی کھیت اور وہ کھیت جن کی میعاد پٹہ تمام ہوگئی، اور بنجر غرض جس قدر اراضی کسی کے اجارہ میں نہیں وہ تمام

وکمال مستاجر کو سنین معینہ کے لئے اجرت معینہ پر (جتنا زر ٹھیکہ رکھنا منظور ہو) زراعت وسکونت وانتفاع کے لئے مباح کر دی جائے۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص558،559، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "زمین کو زراعت کے لیے اُجرت پر دینا جائز ہے جبکہ یہ بیان ہو جائے کہ اُس میں کیا چیز بوئی جائے گی یا مزارع سے یہ کہہ دے کہ جو تو چاہے بولیا کر، اگر ان چیزوں کا بیان نہیں ہو گا تو منازعت ہو گی کیونکہ زمین کبھی زراعت کے لیے اجارہ پر دی جاتی ہے کبھی دوسرے کام کے لیے اور زراعت سب چیزوں کی ایک قسم نہیں کہ بیان کرنے کی حاجت نہ ہو بعض چیزوں کی زراعت زمین کے لیے مفید ہوتی ہے اور بعض کی مضر ہوتی ہے اگر ان چیزوں کو بیان نہیں کیا گیا تو اجارہ فاسد ہے۔" (بہار شریعت، ج3، حصہ14، ص124، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net